گستاخانِ رسول کے بھیانک انجام اور ان کے عملی بائیکاٹ سے متعلّق ایک فکر انگیز تحریر

گستاخانِ رسول کا عملی بائیکاٹ کیجیے

❀ ابولہب کا عبرت ناک انجام 6
❀ کیا گستاخ کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے؟ 22
❀ کیا شرعی حدود انسانیت پر ظلم ہیں؟ 24
❀ انسانیت کے حقیقی دشمن 26
❀ فقہا کی نظر میں گستاخ کا حکم 28
❀ سزا دینے کا اختیار کس کو ہے؟ 35
❀ گستاخانِ رسول کی تہذیب کا بائیکاٹ 42
❀ مَن عاشق اور تَن گستاخ 47

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

گُستاخانِ رسول کا عملی بائیکاٹ کیجئے[1]

دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بندہ جب تک مجھ پر دُرود پڑھتا رہتا ہے، ملائکہ اُس پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ دُرود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابولہب کی گستاخی

جب سرزمینِ عرب پر آفتابِ نبوّت طُلوع ہوا تو اس کی نورانیّت سے سے کفر کی تاریکیاں چھٹنے لگیں، لوگ آہستہ آہستہ معبودانِ باطلہ کو چھوڑ کر حلقہ بگوشِ اسلام

1... مبلغ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان ۷ جمادی الثانی ۱۴۳۱ ہجری بمطابق 20 مئی 2010 عیسوی بروز جمعرات عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ۱۴۲۸ ہجری بمطابق 2007 عیسوی کو بنگلہ دیش مورو میں کیا گیا ایک اور بیان گستاخوں کا انجام اسی میں ضم کر کے ضروری ترمیم و اضافے کے بعد ۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۵ ہجری بمطابق 2 اکتوبر 2014 عیسوی کو تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیۃ)

2... مسند امام احمد، حدیث عامر بن ربیعۃ، ۵/ ۳۲۴، حدیث: ۱۵۶۸۰

www.dawateislami.net

ہونے لگے اور شرک سے بیزار ہو کر اللہ واحد و یکتا کی عبادت کرنے لگے لیکن ابھی تک اِعلانیہ دعوتِ اسلام کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ اسی دوران اللہ ربُّ العزّت جلّ جلالُہٗ کا حکم ہوا کہ اے محبوب! آپ اپنے قریبی خاندان والوں کو ڈرایئے تو رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام قریش کو جمع کرکے انہیں دعوتِ اسلام پیش کی چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ۱۹، الشعرآء: ۲۱۴)

تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر قریش کی شاخوں کو پکارنا شروع کیا: اے بنی فہر! اے بنی عدی! یہاں تک کہ لوگ جمع ہوگئے اور جو نہ آسکا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا کہ جاکر دیکھے آخر بات کیا ہے۔ جب ابو لہب سمیت قریش کے دیگر لوگ آچکے تو مبلغِ اعظم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر میں یہ کہوں کہ وادی کے اس طرف ایک لشکرِ جرّار ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم لوگ مجھے سچا مانو گے؟ سب نے کہا: جی ہاں! ہم آپ کی تصدیق کریں گے کیونکہ ہم نے تو ہمیشہ آپ کو سچ بولتے ہی سُنا ہے۔ فرمایا: تو پھر میں تمہیں قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب کے سامنے ہے۔ اس پر (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) ابولہب بکواس کرنے لگا: تم ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جاؤ کیا ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟ تو اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں:

www.dawateislami.net

تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّؕ(۱) مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَؕ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔[1] (پ۳۰، اللھب: ۱-۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نور العرفان میں مذکورہ بالا آیات کے تحت فرماتے ہیں: اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے:

❀ ایک یہ کہ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کے بدگویوں (گستاخوں) کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) نے جواب دیا اور حضور کے بدگویوں کا ربّ (عَزَّوَجَلَّ) نے جواب دیا، دشمنانِ خدا کی جوابدہی سنَّتِ رسول ہے اور دشمنانِ رسول کو جواب دینا سنَّتِ الٰہیہ ہے۔

❀ دوسرے یہ کہ جس قسم کی بکواس کفار نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) سے کی اسی قسم کا جواب ربّ نے دیا، معلوم ہوتا ہے کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) ربّ تعالٰی کے محبوبِ اکبر ہیں۔

❀ تیسرے یہ کہ قرآنِ کریم نے تمام مجرموں کی سزائیں بیان فرمائیں جن میں سب سے زیادہ سخت سزا حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کے بدگو کی ہے کہ قرآنِ کریم نے اس کے مُتَعَلِّق کبھی فرمایا "زَنِیْم" (جس کی اصل میں خطا)، کبھی فرمایا "اَبْتَر" (ہر خیر سے محروم)، کبھی فرمایا "تَبَّتْ یَدَا" (دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں)، کبھی فرمایا "لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ" (اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا) ایسی سخت سزائیں کسی مجرم کی ذکر نہ ہوئیں ایسے

1...بخاری، کتاب التفسیر، باب ولاتخزنی یوم یبعثون، ۳/۲۹۴، حدیث: ۴۷۷۰

www.dawateislami.net

ہی جیسے انعام حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کے ادب پر دیئے گئے ایسے کبھی عبادت پر نہ دیئے گئے۔

❀ چوتھے یہ کہ بڑی شرافت، عزّت و نسب والے و مال والے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کی مخالفت سے ذلیل و خوار ہو گئے تو دوسروں کا کیا پوچھنا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جب گستاخ و بے ادب ابولہب نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں گستاخانہ جملے بکے تو قہرِ الٰہی جوش میں آیا اور خدائے جبّار و قہّار نے اس بدبخت کے بھیانک انجام کی غیبی خبر دیتے ہوئے سورۃ اللّھب نازل فرمائی۔ آیئے حصولِ عبرت و نصیحت کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں ابولہب اور اس جیسے دیگر گستاخانِ رسول کا انجام مُلاحظہ کیجئے۔

ابولہب کون تھا

ابولہب نبیِ کریم، رؤوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک چچا تھا۔ اس کا نام عبدُ العزّٰی بن عبدُ المُطّلِب اور کُنیت ابو عُتبہ تھی۔ اس کے چہرے کی چمک کی وجہ سے اسے ابولہب کہا جاتا تھا۔ یہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کرتا، آپ سے بُغض رکھتا اور بہت زیادہ اذیّت پہنچاتا تھا نیز آپ کو اور دینِ اسلام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔[1] اس کی گستاخی اس حد تک بڑھ چکی

1 ... تفسیر ابن کثیر، پ ٣٠، اللھب، تحت الآیۃ ١، ٨/ ٤٨٥

www.dawateislami.net

تھی کہ جب سیّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے جاتے تو یہ بدبخت بھی وہاں پہنچ جاتا اورآپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں نازیبا کلمات کہتا۔ چنانچہ،

حضرت سیّدُنا ربیعہ بن عِباد دِیلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام لانے کے بعد زمانۂ جاہلیّت کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا کہ لوگ نبیِ اَکْرَم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم کے اردگرد جمع تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم اُن سے فرمارہے تھے: یَا اَیُّہَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تُفْلِحُوْا اے لوگو! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو، فلاح پاجاؤ گے۔ جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم کے پیچھے ایک صاف ستھرے چہرے اور بھینگی آنکھوں والا شخص کھڑا تھا جس کے سر پر دو چوٹیاں تھیں وہ لوگوں سے کہہ رہا تھا: یہ بے دین، جھوٹا ہے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جہاں جاتے یہ بھی پیچھے پیچھے جاتا۔ میں نے لوگوں سے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم کا چچا ابولہب ہے۔[1]

مذکورہ بالا روایت سے ابولہب کی کمینگی اور رسولِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم سے کِیْنَہ پَرْوَرِی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے مگر یہ ایک قابلِ تسلیم حقیقت ہے کہ گستاخِ رسول کو بالآخر بھیانک انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ابولہب کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے رہتی دُنیا کے لئے عبرت کا

---

1 ...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ربیعۃ بن عباد الدیلی، ۷/۲۱، حدیث: ۱۹۰۲۶

www.dawateislami.net

نِشان بنادیا۔

ابولہب کا عبرت ناک انجام

غزوۂ بدر کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابولہب کو عَدَسَہ[1] کی بیماری میں مبتلا کر دیا جس کے بعد وہ صرف سات دن ہی زندہ رہا اور پھر ہلاک ہو گیا۔ ابولہب کی ہلاکت کے بعد اس کے بیٹوں نے اسے یونہی پڑے رہنے دیا اور تین دن تک دفن ہی نہ کیا یہاں تک کہ اس کی لاش سے بدبو آنے لگی۔ قریش کے لوگ عدسہ سے اس طرح ڈرتے تھے جیسے طاعون سے ڈرتے ہیں (شاید اسی لئے کوئی بھی شخص اس کی مردار لاش کو ہاتھ لگانے کے لئے تیار نہ تھا) بالآخر قریش کے ایک آدمی نے اس کے بیٹوں سے کہا: تمہارا بیڑا غرق ہو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہارا باپ گھر میں پڑا سڑ رہا ہے اور تم ہو کہ اسے دفن نہیں کرتے۔ وہ کہنے لگے: ہمیں ڈر ہے کہ اس کی بیماری کہیں ہمارے ہی گلے نہ پڑ جائے۔ اس شخص نے کہا چلو میں اس کام میں تمہاری مدد کر دیتا ہوں پھر ان سب نے غسل کے نام پر دُور ہی سے اس پر پانی پھینک دیا اور کوئی بھی اس کے قریب نہ گیا اس کے بعد اسے اُٹھا کر وادیٔ مکہ کے بالائی حصے کی طرف لے گئے جہاں اسے ایک دیوار کے سہارے کھڑا کیا اور اس پر پتھر پھینکتے رہے یہاں تک کہ وہ ان پتھروں کے نیچے ہی دفن ہو گیا۔[2]

---

1 ... عَدَسَہ طاعون کی قسم کی ایک زہریلی پھنسی ہے جو پہلے چھوٹی سی نکلتی ہے پھر اُس کا زہر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اور آدمی مر جاتا ہے۔

2 ... دلائل النبوۃ للبیہقی، باب وقوع الخبر بمکۃ... الخ، ۳/۱۴۶

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ابولہب کی ہلاکت کے مُتعلّق اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان کیسے پورا ہوا، اس بدبخت کے لئے اس سے بڑھ کر ذلّت اور کیا ہو سکتی ہے کہ مرنے کے بعد اس کے اپنے ہی بیٹوں نے اس کی لاش کو دفن کرنے کے بجائے گلنے سڑنے کے لئے چھوڑ دیا نیز تین دن بعد بھی صرف اور صرف اس وجہ سے اس کے غسل و دفن کا انتظام کیا گیا کہ لوگ کیا کہیں گے۔ یقیناً رسولِ کریم، رؤوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ عظیم میں بے ادبی کرنے والے بدبختوں کو نہ چین کی موت نصیب ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی ہلاکت پر کسی آنکھ سے آنسو ٹپکتا ہے اور پھر یہ تو صرف دنیا کا عذاب ہے اسی سے جان نہ چھوٹے گی بلکہ مرنے کے بعد قبر کا دردناک عذاب اور پھر جہنّم کی ہولناک سزاؤں کو ہمیشہ کے لئے جھیلنا ہو گا۔

ابولہب کی بیوی کا انجام

جس طرح ابولہب ہلاک و برباد ہوا، نہ اس کا مال اسے کام آیا اور نہ ہی اولاد، اسی طرح اس کی وہ بدبخت بیوی بھی ذلّت کی موت مری جو ہمیشہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو تکلیف پہنچانے میں سرگرمِ عمل رہتی تھی۔ سورۃ اللھب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابولہب کے ساتھ ساتھ اس کی بدبخت بیوی کا انجام بھی پیشگی ہی بیان فرما دیا تھا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِیْ ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی جورُو لکڑیوں

www.dawateislami.net

جِیۡدِھَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ کا گٹھا سر پر اٹھائے اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسّا۔ (پ۳۰، اللھب: ۴۔۵)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْہَادِی ان آیات کے تحت فرماتے ہیں: اُمِّ جمیل بنتِ حَرب بن اُمیّہ (حضرت) ابو سفیان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی بہن جو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے نہایت عِناد وعداوت (بغض، دشمنی) رکھتی تھی اور باوجود یہ کہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنی سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کو اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتّھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکمِ الٰہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسّی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مر گئی۔

اس طرح ابو لہب کی بیوی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذا دینے کے جُرم میں غضبِ الٰہی کا شکار ہوئی اور اپنے بنائے ہوئے پھندے میں خود ہی پھنس کر نہایت ذلّت کے ساتھ اپنے انجام کو پہنچی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

نامۂ مبارک بنام شاہِ فارس کِسریٰ

تاریخ میں ایسے متعدد واقعات موجود ہیں جب کفار و مشرکین نے رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں ہرزہ سرائی (بکواس) کی تو آپ اپنے کمالِ حِلم و بُرُدباری کی وجہ سے خاموش رہے لیکن ربّ العالمین عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو رُسوا کرکے خاک میں ملا دیا، انہیں میں سے ایک واقعہ شاہِ فارس کسریٰ کا بھی ہے۔ چھٹی سن ہجری کے ماہِ ذوالحجۃُ الحرام میں جب رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم حُدَیبیہ سے واپس تشریف لائے تو آپ نے مختلف بادشاہوں کی طرف مکتوب (خط) لکھے اور انہیں اسلام کی دعوت پیش کی۔ مکتوب پر مُہر لگانے کے لئے آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بھی بنوائی۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے مکتوب لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کی گئی کہ وہ لوگ ایسا مکتوب نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ لگی ہو، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔[1]

ایک مکتوب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عبدُ اللہ بن حُذافہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ فارس کے بادشاہ کسریٰ کی طرف بھیجا جس کا مضمون کچھ یوں تھا:

---

1 ...بخاری، کتاب العلم، باب مایذکر فی المناولۃ... الخ، ۱/ ۴۰، حدیث: ۶۵

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محمد رسولُ اللہ نبیِ اُمّی کی طرف سے کسریٰ شاہِ فارس کے نام۔

اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر ایمان لائے اور گواہی دے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے تاکہ جو زندہ ہیں انہیں ڈر سناؤں اور جو کافر ہیں ان پر حجت پوری ہو جائے۔ اسلام قبول کرنے ہی میں سلامتی ہے اگر انکار کروگے تو سارے مجوسیوں کی گمراہی کا گناہ تمہاری گردن پر ہوگا۔

جب اس بدبخت کے سامنے یہ ہدایت نامہ پڑھا گیا تو اس نے وہ مبارک مکتوب (خط) لیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُلطانِ دوجہاں، شہنشاہِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے مُتَعَلِّق یہ بھی کہا کہ میرا ایک غلام مجھے اس طرح کا خط لکھنے کی جسارت کیسے کر سکتا ہے۔ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو کسریٰ کی اس نازیبا حرکت کا پتا چلا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بادشاہت کو ٹکڑے ٹکڑے کرے۔ اور پھر ویسا ہی ہوا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔ چنانچہ مکتوب پھاڑنے کے بعد کسریٰ نے اپنے یمن کے گورنر باذان کو لکھا کہ حجاز میں رہنے والے اس شخص کے پاس اپنے دو طاقتور جوان بھیجو تاکہ وہ اسے پکڑ کر میری

بارگاہ میں پیش کریں۔ باذان نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فوراً دو آدمی منتخب کئے اور انہیں ایک خط دے کر سیّدِ عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس روانہ کیا جس میں لکھا تھا کہ آپ ان دونوں جوانوں کے ہمراہ کسریٰ کے پاس حاضر ہو جائیں۔ جب باذان کے قاصد تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے کچھ یوں گفتگو کی: شاہوں کے شاہ کسریٰ کی طرف سے ہمارے گورنر باذان کو حکم ملا ہے کہ آپ کو اُس کے سامنے پیش کیا جائے، اگر آپ ہمارے ساتھ چلنے پر آمادہ ہیں تو باذان بطورِ سفارش ایک خط شہنشاہ کو تحریر کر دے گا جس کا فائدہ یہ ہو گا کہ شاہِ فارس آپ کو اذیّت پہنچانے سے باز رہے گا اور اگر آپ نے ساتھ چلنے سے انکار کیا تو آپ اسے اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ آپ کو اور آپ کی قوم کو ہلاک کر دے گا اور آپ کے شہروں کو اُجاڑ کے رکھ دے گا۔ اس ساری گفتگو کے دوران سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن دونوں کی صورت دیکھنا بھی گوارا نہ فرمایا کیونکہ انہوں نے داڑھیاں منڈائی اور مونچھیں بڑھائی ہوئی تھیں۔ جب ان کی بات پوری ہو چکی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارے لئے خرابی ہو آخر داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کا حکم تمہیں کس نے دیا؟ وہ بولے ہمارے ربّ کسریٰ نے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے تو میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں تراشنے کا حکم دیا ہے نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں اسلام

www.dawateislami.net

کی دعوت بھی پیش کی، پھر ان سے فرمایا: ابھی تو تم یہاں سے چلے جاؤ کل دوبارہ آنا میں تمہیں اپنے ارادے سے آگاہ کروں گا۔ اسی رات جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں یہ خبر لائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی گستاخی کرنے والے بدبخت کسریٰ پر اس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا جس نے رات کی فلاں ساعت میں کسریٰ کو قتل کر دیا۔ اگلے دن جب وہ دونوں افراد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: باذان کو جا کر یہ بات بتا دو کہ گزشتہ رات سات پہر گزرنے کے بعد میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے ربّ کسریٰ کو ہلاک کر دیا۔ یہ سُن کر وہ دونوں کہنے لگے: آپ کو معلوم بھی ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا ہم آپ کی طرف سے یہ بات بادشاہ کو لکھ بھیجیں؟ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں ضرور اسے خبر دو اور ساتھ ہی یہ بھی کہنا کہ عنقریب میرا دین اور میری حکومت کسریٰ کی سرحدوں تک پہنچے گی بلکہ وہاں تک پہنچے گی جہاں تک کوئی کُھر یا سُم والا جانور پہنچ سکتا ہے، اور اسے کہہ دینا کہ اگر اسلام قبول کر لو تو میں تمہارا مال و اسباب اور بادشاہت تمہارے ہی حوالے کر دوں گا۔ یہ دونوں قاصد واپس باذان کے پاس پہنچے اور اسے ساری باتیں کہہ سنائیں باذان نے کہا کہ اگر ان کی خبر سچ ہے تو یقیناً وہ نبیِ مُرسَل ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ باذان کے پاس شیرویہ کا خط آیا جس میں اس نے اپنے باپ (شاہِ فارس) کو قتل کرنے کی خبر دے دی۔ اب باذان پر سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

واٰلہٖ وسلَّم کی صداقت اور ان کی عظمت و رفعت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی تھی لہٰذا باذان اور بہت سے فارسیوں نے اسلام قبول کر لیا۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ فارس کا بادشاہ خُسرو پرویز جس نے برس ہا برس تک نصف دنیا پر حکومت کی، جسے اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا اور اس کے آگے کسی کو سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوتی تھی جب اس نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے نامۂ مبارک کی بے ادبی کی تو اس کا یہ انجام ہوا کہ اسی کے لختِ جگر نے انتہائی ذلت کے ساتھ اسے موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کی سلطنت کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا، اقتِدار، دولت اور وسیع و عریض سلطنت نے اس کے اندر غرور اور تکبر پیدا کر دیا تھا مگر اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ تو وہ ذاتِ بابرکت ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پوری کائنات کی بادشاہت عطا فرما دی ہے، دنیا کے سب تخت و تاج ان کے قدموں میں ہیں، بڑے سے بڑے بادشاہ ان کے گدایانِ در بن کر حاضرِ خدمت ہوتے ہیں، ان کی عظمت و رفعت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ عُروج بخشا ہے کہ اسے کوئی گھٹا نہیں سکتا بلکہ ایسی جسارت کرنے والے خود ہلاک و برباد ہو جاتے ہیں۔ جس نے بھی ان کی عظمت مٹانے کی کوشش کی وہ خود آپ مٹ گیا مگر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی عظمتوں کے آج بھی ڈنکے بج رہے ہیں۔

مِٹ گئے آپ مِٹانے والے　　　وہی دھوم اُن کی ہے مَا شَآءَ اللہ

---

1 ...دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل السابع عشر، ص ۲۰۶، حدیث: ۲۴۱، طبقاتِ کبریٰ، ذکر بعثۃ... الخ، ۱/۱۹۹، ملخصاً و مفہوماً

www.dawateislami.net

محبوبِ خدا کو تکلیف دینے والے پر لعنت

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کائنات کی سب سے مکرّم و مُعظّم ہستی ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں سب سے زیادہ مقبول و محبوب ہیں ایسے میں اگر کوئی دُشمنِ نبوّت پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر طعنہ زنی کرے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ اس بات کو گوارا کرلے، وہ ہستی جنہیں حبیبِ خدا ہونے کا شرف حاصل ہو اس کے مُتعلِّق کسی بھی قسم کے نازیبا الفاظ استعمال کرنا یا انہیں کسی بھی طرح سے تکلیف پہنچانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہرگز ہرگز پسند نہیں بلکہ ایسی جسارت کرنے والوں کو تو دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۱﴾ (پ۱۰، التوبۃ:۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رسولُ اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۵۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

معلوم ہوا کہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

www.dawateislami.net

گستاخی کرنے اور انہیں اذیّت پہنچانے والا آخرت میں دردناک عذاب کا مستحق ہے اور دنیا میں بھی اس کا انجام بھیانک ہوتا ہے۔ حضرت علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ نبیِ مکرّم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ایک موئے مبارک کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے ایک بال کو تکلیف دی بے شک اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تکلیف دی اس پر زمین وآسمان کے بھرنے کے برابر خدا کی لعنت۔[1] تو جب سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے کسی بال مبارک کو تکلیف پہنچانے والا لعنتِ خداوندی کا مستحق ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو محبوبِ خدا کی گستاخی کرکے آپ کی ذات کو تکلیف اور قلبِ نازنیں کو رنج پہنچائے، ایسے بدبخت کو یقیناً قہرِ الٰہی کی مار پڑے گی اور اس کا نشان صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا۔

عُتَیبہ کو شیر نے پھاڑ ڈالا

ایک مرتبہ ابولہب کے بیٹے عُتَیْبَہ نے بارگاہِ نبوّت میں گستاخی کی یہاں تک کہ بدزبانی کرتے ہوئے حضور رحمۃٌ للعالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم پر جھپٹ پڑا اور آپ کے مقدس پیراہن کو پھاڑ ڈالا۔ اس گستاخ کی بے ادبی سے آپ کے قلبِ نازک پر انتہائی رنج وصدمہ گزرا اور جوشِ غم میں آپ کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکلے:

1... کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل النبی... الخ، ۱۲/۱۵۹، حدیث: ۳۵۳۴۷

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْباً مِّنْ کِلَابِکَ اے اللہ! اپنے کتّوں میں سے کسی کتّے کو اس پر مسلّط فرمادے۔ چنانچہ جب ابو لہب اور عتیبہ دونوں تجارت کے لئے ایک قافلہ کے ساتھ ملکِ شام گئے تورات کے وقت مقامِ زرقا میں ایک راہب کے پاس ٹھہرے۔ راہب نے قافلے والوں کو بتایا کہ یہاں درندے بہت ہیں اس لئے تمام لوگ ذرا ہوشیار ہو کر سوئیں۔ یہ سُن کر ابو لہب نے قافلے والوں سے کہا کہ اے لوگو! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے میرے بیٹے عتیبہ کے لئے ہلاکت کی دعا کی ہے۔ لہٰذا تم لوگ تمام تجارتی سامانوں کو اکٹھا کر کے اس کے اوپر عتیبہ کا بستر لگادو اور سب لوگ اس کے اردگرد سوجاؤ تاکہ میرا بیٹا درندوں کے حملے سے محفوظ رہے۔ چنانچہ قافلہ والوں نے عتیبہ کی حفاظت کا پورا پورا بندوبست کیا لیکن رات کے وقت اچانک ایک شیر آیا اور سب کو سونگھتے ہوئے کُود کر عتیبہ کے بستر پر پہنچا اور اس کے سر کو چباڈالا۔ لوگوں نے شیر کو تلاش کیا مگر کچھ بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ شیر کہاں سے آیا تھا اور کدھر چلا گیا۔[1] اس طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیّت دینے والا عتیبہ دنیا میں ہی بدترین موت کا شکار ہو کر واصِلِ جہنّم ہوا۔

اِستِہزا کرنے والوں کا انجام

کفارِ قریش میں سے کچھ افراد ایسے بھی تھے جنہوں نے باقاعدہ رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف دینے اور آپ کے ساتھ اِستِہزا کرنے کا

1 ... شرح المواھب، باب فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/۳۲۶، ۳۲۵ ملخصاً

www.dawateislami.net

معمول بنا رکھا تھا مگر وہ پیکرِ حلم صبر کرتے اور ان کی برائیوں کا بدلہ اچھائی سے دیتے۔ لیکن یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب کو تکلیفیں دی جائیں اور ربّ عَزَّوَجَلَّ ان گستاخوں کی خبر نہ لے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی تسکینِ خاطر کے لئے ارشاد فرمایا:

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں۔ (پ۱۴، الحجر: ۹۵)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: کُفّارِ قریش کے پانچ سردار (۱) عاص بن وائل سہمی اور (۲) اسود بن مطلب اور (۳) اسود بن عبدِ یَغُوث اور (۴) حارث بن قیس اور ان سب کا افسر (۵) ولید ابنِ مغیرہ مخزومی۔ یہ لوگ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخُر و استہزاء (ہنسی مذاق) کرتے تھے۔ اسود بن مطلب کے لئے سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا کی تھی کہ یاربّ اس کو اندھا کر دے۔ ایک روز سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے، یہ پانچوں آئے اور انہوں نے حسبِ دستور طعن و تمسخُر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہوگئے۔ اسی حال میں حضرت جبریلِ امین حضرت (محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کَفِ پا کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور

www.dawateislami.net

اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں ان کا شر دفع کروں گا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہو گئے۔ ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہہ بند میں ایک پیکان چبھا مگر اس نے تکبّر سے اس کو نکالنے کے لئے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا۔ عاص ابنِ وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کر گیا اور یہ شخص بھی مر گیا۔ اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مر گیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھے محمّد نے قتل کیا (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) اور اسود بن عبد یغوث کو اِسْتِسْقاء (پیٹ بڑھ جانے اور بہت زیادہ پیاس محسوس ہونے والا ایک مرض) ہوا اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لُو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مر گیا کہ مجھ کو محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کے ربّ نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا، اسی میں ہلاک ہو گیا۔

گستاخانِ رسول تباہ و برباد ہوتے رہے، شَمعِ عِشْقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم جلتی رہی اور اسلام غالب آتا رہا، یوں اسلام کی شان و شوکت اور عظمت کا چرچا عرب کے باہر بھی ہونے لگا تھا عام لوگوں کے ساتھ ساتھ مختلف قبائل کے سردار بھی گروہ دَر گروہ اسلام کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے مدینہ مُنورہ میں حاضر ہو رہے تھے مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو ابھی تک اسلام کی حقانیت اور بالا دستی کو قبول کرنے کے

www.dawateislami.net

لئے تیار نہ تھے انہی لوگوں میں عرب کا ایک بڑا رئیس عامر بن طفیل بھی تھا جس نے بیرِ معونہ کے مقام پر نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے بھیجے ہوئے ستّر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو نہایت بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا تھا۔ نَعُوْذُ بِاللہ

عامر بن طفیل کا واقعہ

اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور اس کا غلبہ دیکھ کر عامر بن طفیل کی قوم نے اس سے کہا کہ عامر! لوگ جَوق در جَوق اسلام قبول کر رہے ہیں اب تم بھی اسلام قبول کر لو۔ عامر مُتکبّرانہ لہجے میں بولا: وَاللہ میں نے تو خود یہ قسم کھا رکھی ہے کہ اس وقت تک سکون سے نہ بیٹھوں گا جب تک اہلِ عرب میرے نقشِ قدم پر نہ چلنے لگیں تو پھر میں بھلا قریش کے اس جوان کی پیروی کیسے کر لوں؟ بالآخر عامر اپنے چند ساتھیوں سمیت مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم پر دھوکے سے قاتلانہ وار کرنے کے ناپاک ارادے سے مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے اپنے ساتھی اَرْبَد سے کہا کہ میں انہیں اپنی طرف مشغول رکھوں گا اور تو موقع ملتے ہی تلوار کا وار کر دینا۔ جب عامر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) مجھ سے صلح کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا اُس وقت تک تجھ سے صلح نہیں ہو سکتی جب تک تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر ایمان نہ لے آئے جو واحد و یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اِدھر اَرْبَد نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو مصروفِ گفتگو دیکھا تو اپنے

www.dawateislami.net

ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تلوار نکالنا چاہی مگر دستے پر ہاتھ رکھتے ہی اس کا بازو شَل ہو گیا، جب وہ کچھ نہ کر سکا اور عامر نے اس کی ناکامی محسوس کی تو ایک بار پھر اپنی بات دہرائی کہ مجھ سے صلح کرلیجئے لیکن سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا وہی جواب تھا کہ جب تک تو اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیک پر ایمان نہیں لائے گا تجھ سے صلح نہیں ہو سکتی۔ عامر نے کہا: اچھا اگر میں اسلام قبول کرلوں تو آپ مجھے کیا دیں گے؟ فرمایا: تجھے وہی کچھ دوں گا جو دوسرے مسلمانوں کو ملتا ہے اور تجھ پر بھی وہی احکامات لاگو ہوں گے جو دوسرے مسلمانوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ عامر بولا: اگر میں اسلام قبول کرلوں تو کیا آپ مجھے اپنے بعد حکمرانی عطا کریں گے؟ فرمایا: ہرگز نہیں! حکمرانی نہ تو تجھے مل سکتی ہے اور نہ ہی تیری قوم کو اس کے بعد رسولِ اکرم، شہنشاہِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے ایک پیشکش کی مگر اس بدبخت نے مُسْتَرَد کر دی اور کہنے لگا: ایسا کر لیجئے کہ مجھے گاؤں والوں کی حکمرانی دیجئے اور آپ خود شہر والوں پر حکمرانی کیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے صاف انکار کر دیا۔ یہ سن کر عامر بھڑک اٹھا اور (دھمکی آمیز لہجے میں) کہنے لگا: میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس شہر کو گھوڑوں اور جنگجو جوانوں سے بھر دوں گا۔ اس کے جانے کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے عامر بن طفیل کے شر سے بچا۔ اُدھر عامر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ واپس جارہا تھا کہ اچانک عذابِ الٰہی نے عامر کو اپنی گرفت میں لیا اور اس کے گلے میں طاعون کی گِلٹی نکل آئی

www.dawateislami.net

جو اونٹ کی گردن میں بھی نکل آئے تو اسے موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔ اسی پریشانی کے عالم میں وہ لوگ بنی سَلُول کی ایک عورت کے گھر میں ٹھہر گئے۔ عامر اس گلٹی سے بہت گھبرا رہا تھا، بار بار اسے چھوتا اور کہتا: اونٹ کی گلٹی جیسی گلٹی اور سَلُولِیّہ کے گھر میں موت۔ اسے میدانِ جنگ میں عزت کی موت نہ ملنے کا دُکھ تو تھا ہی لیکن اب وہ اس بات سے بھی خوفزدہ تھا کہ کہیں اسے سَلُولِیّہ کے گھر میں ہی موت نہ آجائے کیونکہ عامر کی قوم قبیلۂ بنی سلول کو اچھا نہیں سمجھتی تھی لہٰذا اس جگہ موت آنا اس کے لئے انتہائی ذلت کا باعث تھا، وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا اس لئے جلدی سے گھوڑے پر سوار ہوا مگر موت نے اس گستاخ کو مزید مہلت نہ دی اور وہ اسی جگہ مر کر جہنم واصل ہوا۔

اب اس کے ساتھی اَرْبَد کی باری تھی وہ واپس اپنی قوم میں پہنچا تو انہوں نے پوچھا: پیچھے کی کیا خبر ہے؟ چاہئے تو یہ تھا کہ اَرْبَد گزشتہ پیش آنے والے واقعات سے عبرت حاصل کرتا لیکن مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ شانِ رسالت میں ہرزہ سرائی (بکواس) کرتے ہوئے کہنے لگا: وہ ہمیں نجانے کس کی عبادت کی دعوت دے رہا تھا، جی تو چاہتا ہے کہ وہ اس وقت میرے سامنے ہو اور میں تیر مار کر اسے قتل کر دوں۔ ایک یا دو دن بعد اَرْبَد اپنا اونٹ لے کر کہیں جا رہا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمان سے ایسی بجلی نازل کی جس نے اَرْبَد اور اس کے اونٹ کو جلا کر بھَسَم کر دیا۔[1]

1 ... سیرۃ ابن ھشام، قصۃ عامر بن الطفیل ... الخ، ۴/۷۹ ۴، معجم الاوسط، باب من اسمه مسعدۃ، ۶/۸ ۳۷، حدیث: ۹۱۲۷، ملخصاً ومفھوماً

www.dawateislami.net

کیا گستاخ کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ بیان کردہ تمام واقعات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ جب جب کسی بدبخت نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی بھی طرح ایذا پہنچائی یا ان کی شان میں بے ادبی کی جرأت کی تو ایسے شخص کو مخلوق کے بجائے خود خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے سزا دی مگر اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ گستاخِ رسول کو کوئی سزا نہیں دینی چاہئے بلکہ اس کا معاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے سپرد کر دینا چاہئے۔ غور کیجئے کہ جب تک کعبے کے پاسباں نہ تھے تب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ خود اس کی حفاظت فرمارہا تھا مگر پاسبانوں کی موجودگی میں اس کی حفاظت کا ذِمّہ انہی کو سونپ دیا یہی وجہ ہے کہ جب ابرہہ نے کعبے پر یلغار کی تو فوراً ابابیلوں کا لشکر نازل ہو گیا اور ابرہہ کی فوج اور ان کے قوی ہیکل ہاتھیوں کو زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا مگر جب یزیدیوں نے خانۂ کعبہ پر فوج کشی کر کے بیتُ اللہ کی حرمت کو پامال کیا تو کہیں سے کوئی ابابیل نہ آئی۔ ناموسِ رسالت کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ کبھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب کی عزت و ناموس کی حفاظت اپنے ذِمّۂ کرم پر لی اور گستاخانِ رسول کے مُتَعَلِّق ارشاد فرمایا:

اِنَّا كَفَیْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَ ﴿۹۵﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں (پ۱۴، الحجر: ۹۵)

اور کبھی یہ حفاظت اپنے بندوں کے سپرد کر کے انہیں گستاخانِ رسول کے مُتَعَلِّق

حکم ارشاد فرمایا:

مَّلْعُوْنِیْنَ ۚۛ اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ﴿۶۱﴾ (پ۲۳، الاحزاب:۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: پھٹکارے ہوئے، جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر مارے جائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر انتقام

ہو سکتا ہے کہ شیطان کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ بھی پیدا کرے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم تو تکلیف پہنچانے والوں کو معاف فرمادیا کرتے تھے لہٰذا ہمیں بھی ان کا طرزِ عمل اختیار کرتے ہوئے سزا کے بجائے معافی کو ترجیح دینی چاہیے۔ تو یاد رکھئے! اگرچہ سردارِ دوجہاں، شہنشاہِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم انتہائی رحمدل، مُشفِق اور مہربان تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی ذاتی انتقام لینے کی غرض سے نہ کسی کو جان سے مارا اور نہ ہی کسی کو ہلکی سی بھی چوٹ پہنچائی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ذاتی رنج پہنچانے والوں کو نہ صرف معاف فرمادیتے بلکہ انہیں دعاؤں سے بھی نوازتے لیکن اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے احکامِ الٰہیہ کے ساتھ کفر و تضحیک (مذاق) کبھی برداشت نہ کی۔ چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے: مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ اِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ بِهَا سیّدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہ لیتے مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکام کی خلاف ورزی کی

www.dawateislami.net

جاتی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اس کا انتقام لیتے تھے۔[1]

کیا شرعی حدود انسانیت پر ظلم ہیں

ممکن ہے دینی معلومات نہ رکھنے والے یا اسلام دشمن عناصر اسے ظلم و بربریّت کا نام دیں اور اس کی آڑ میں اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کریں لہٰذا یہ بات ذہن نشین رکھنا نہایت ضروری ہے کہ جس شخص کے جرم کا اثر پورے معاشرے پر پڑتا ہو، دوسرے لوگوں کو اس سے حوصلہ ملتا ہو، دین کی بنیاد کمزور ہوتی ہو اور لوگوں کی عزت و آبرو اور جان و مال پامال ہوتے ہوں، شریعت کے مطابق ایسے شخص کو سزا دینا اور اس پر حد جاری کرنا ظلم و بربریّت نہیں بلکہ مخلوقِ خدا پر رحمت و شفقت اور اِنسِدادِ ظلم و بربریّت (ظلم کی روک تھام) ہے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو سزائیں مقرر فرمائیں ان میں سراسر اَمن اور رحمت ہے کیونکہ دینِ اسلام درحقیقت ایک ایسا پُراَمن نظام ہے جس میں ہر انسان کی جان و مال اور عزت و ناموس کے تحفّظ کا خاص خیال رکھا گیا ہے لہٰذا اگر چند ایک مجرموں پر سزا نافذ کرنے سے باقی سب لوگوں کی جان و مال کو تحفظ اور مجرمانہ ذہنیت رکھنے والوں کو عبرت مل جائے تو اس سے بڑھ کر رحمت و شفقت اور کیا ہوگی۔ قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید میں خدائے رحمٰن و رحیم عَزَّوَجَلَّ نے جابجا مختلف جرائم کی ایسی زبردست اور عبرتناک سزائیں بیان فرمائی ہیں جو نہ صرف اس کے بندوں کے تحفظ

---

1 ...بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی، ۲/۴۸۹، حدیث: ۳۵۶۰

www.dawateislami.net

بلکہ پورے معاشرے میں امن وسلامتی کی ضامن ہیں۔ چنانچہ جانی تحفظ کے لئے قصاص (خون کے بدلے خون) فرض کیا اور فرمایا کہ اس میں تمہاری زندگی ہے، مالی تحفظ کے لئے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ارشاد فرمایا نیز پاک دامن عورت پر تہمت لگانے اور زنا کرنے والوں کو کوڑے لگانے کا حکم ارشاد فرمایا اور دین کے معاملات میں ترس کھانے اور نرمی دکھانے کی ممانعت فرمائی آیئے اس ضمن میں 4 فرامینِ خداوندی مُلاحظہ کیجئے۔

معاشرتی امن سے مُتَعَلِّق 4 فرامینِ خداوندی

﴿1﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقل مندو کہ تم کہیں بچو۔

﴿2﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ (پ۶، المائدۃ: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو انکا ہاتھ کاٹو ان کے کئے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

﴿3﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی

www.dawateislami.net

شَهَادَةً اَبَدًا ۚ (پ ١٨، النور: ٤) گواہی کبھی نہ مانو۔

﴿4﴾ اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ (پ١٨، النور: ٢)

ترجمۂ کنزالایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر

یعنی شرعی سزائیں جاری کرنے میں کسی کی رعایت نہ کرو۔ نہ کمزور پر ترس کھا کر اسے معاف کرو، نہ بڑے آدمی کی بڑائی سے مرعوب ہو کر اسے چھوڑ دو۔ معلوم ہوا کہ شرعی سزاؤں میں رعایت کرنی کفار کا طریقہ ہے۔ نیز اس رعایت کرنے سے دنیا میں جرم بڑھیں گے اور ملکی انتظام میں فرق آئے گا۔ (1)

انسانیّت کے حقیقی دُشمن

انسانی حقوق کی آڑ میں اسلامی حدود پر اعتراض کرنے والے غور کریں کہ اسلام نے جرائم کی روک تھام اور حقوقِ انسانیّت کے تحفظ کے لئے کیسے اہم اقدامات کئے ہیں۔ یقیناً ایک انسان کے لئے اس کی جان و مال اور عزّت سب سے اہم چیز ہوتی ہے اگر اسلام نے ان چیزوں کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے انتہائی سخت قوانین نافذ کئے تو اسی میں انسانیت کا تقدس ہے جبکہ ان حدود کو غیر انسانی قرار دے کر ان پر اعتراض

1 ...نور العرفان، پ ١٨، النور، تحت الآیۃ: ٢

www.dawateislami.net

کرنا انسانیت کے دائرے سے نکل جانے والے مجرموں کی حمایت اور حقوقِ انسانیت کی کھلم کھلا تذلیل کے مترادف ہے۔ ظاہر ہے کہ چور کو سزا اس لئے دی جاتی ہے کہ اس نے کسی کے مالی حقوق کو پامال کیا، زانی کو سزا اس لئے دی جاتی ہے کہ اس نے انسانی عزّت کی دھجیاں بکھیر دیں، شرابی کو کوڑے اس لئے لگائے جاتے ہیں کہ اس نے اپنی ہی ذات کے تقدس کو نظر انداز کر دیا، تہمت لگانے والے کو سزا اس لئے دی جاتی ہے کہ اس نے ایک پاک دامن انسان پر کیچڑ اُچھال کر اس کی معاشرتی عزّت کو مجروح کیا، اب ذرا سوچئے! کیا چور کو سزا نہ دینے میں جس کی چوری کی گئی اس کی حق تلفی نہیں؟ اسی طرح زانی، شرابی اور دوسرے مجرموں کو سزا نہ دینے میں کیا انسانیّت کی تذلیل نہیں؟ یقیناً ان تمام لوگوں کو سزا نہ دینے میں انسانیّت کی تذلیل ہے اور اسلام میں اس تذلیل کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں، اسلام ان مجرموں کو معاف کر کے انسانیّت پر ظلم کرنے کے بجائے انہیں سزا دے کر انسانیّت پر احسان کرنے آیا ہے۔
اسلام ہی انسانیت کا بہت بڑا محافظ ہے جبکہ اس کے برعکس اسلامی سزاؤں کو ظلم قرار دینے والے ہی در حقیقت انسانیّت کے بہت بڑے دشمن ہیں ورنہ انہیں اُس وقت انسانی تقدس کیوں نہیں نظر آتا جب خود کو مہذّب کہلانے والی قومیں اپنے نظریاتی مخالفوں اور جنگی قیدیوں پر مظالم کے پہاڑ توڑتی ہیں۔ کیا سگریٹ سے جسموں کو داغنا، بجلی کے جھٹکے (Electric shocks) دینا اور بھوکے کتّوں سے زندہ انسان کی بوٹیاں نوچوانا انسانیّت پر ظلم نہیں؟ کیا اُس وقت انسانیّت کا تقدس پامال نہیں ہوتا

www.dawateislami.net

جب ایسی سزائیں دی جاتی ہیں جنہیں لکھنے کی قلم میں سکت ہے نہ بیان کرنے کا زبان میں یارا، بلکہ انہیں سن کر ہی سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ جبکہ اسلامی حدود اور شرعی سزاؤں میں نہ انسانیّت کی تذلیل ہے نہ حقوقِ انسانیّت کی پامالی بلکہ اُس بغاوت، جُرم اور سرکشی کی تذلیل ہے جس نے انسانیّت کو لائقِ احترام نہیں سمجھا لہٰذا شرعی سزائیں یقینی طور پر تحفظِ انسانیت کی ضامن ہیں اور انہی میں انسانیّت کا تقدس ہے۔

جب اسلام میں ایک عام آدمی کی جان و مال، عزت و ناموس پر حملہ کرنے والے کے لئے سخت سزا مقرر کی گئی ہے تو پھر مُحسنِ انسانیّت، پیکرِ عظمت و شرافت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناموس پر حملہ کرنے والے کے لئے کسی قسم کی نرمی یا معافی کی گنجائش کیونکر روا رکھی جاسکتی ہے؟ انہی کی بدولت تو انسانیّت کو ذِلّت سے نجات ملی اور عزّت کا تاج نصیب ہوا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گستاخی تو عام جُرم کے مقابلے میں جُرمِ عظیم ہے۔ قرآن و حدیث اور اہلِ علم کے اجماع کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ گستاخِ رسول کی سزا قتل ہے۔

فقہا کی نظر میں گستاخ کا حکم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ گستاخِ رسول کا شرعی حکم بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ میں لکھتے ہیں: نبی کی ادنیٰ سی گستاخی کرنے والا بھی کافر و مُرتَد ہے۔ ”شِفاء شریف“ صَفحَہ

www.dawateislami.net

215 پر ہے: عُلماء کا اِجماع ہے کہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافِر ہے اور اس پر عذابِ الٰہی کی وعید جاری ہے اور اُمّت کے نزدیک وہ واجبُ الْقتل ہے اور جو اس کے کفر اور عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافِر ہے۔(1)

خاتَمُ الْمُحَقِّقِین علّامہ سَیِّد محمد امین ابنِ عابدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی تحریر فرماتے ہیں کہ علّامہ تقی الدین سبکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب "السَّیْفُ الْمَسْلُوْل عَلٰی مَنْ سَبَّ الرَّسُوْل" میں بیان کرتے ہیں: قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ مسلمانوں میں سے جو شخص سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں تنقیص کرے اور سبّ و شتم (گالی گلوچ) سے کام لے وہ واجب القتل ہے۔

حضرت ابو بکر بن المُنْذِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ تمام اہلِ علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سبّ و شتم کرے اس کا قتل واجب ہے۔

امام مالک بن انس، امام لیث، امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اسی کے قائل ہیں اور امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص199

www.dawateislami.net

عَنْہ اور ان کے اصحاب نیز امام ثوری ، اہلِ کوفہ اور امام اوزاعی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بھی اسی طرح کا قول منقول ہے۔

حضرت امام محمد بن سحنون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ علما نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سبّ و شتم کرنے والے اور آپ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے کفر و عذاب پر اجماع کیا ہے اور ایسے شخص پر عذابِ الٰہی کی وعید ہے نیز جو شخص ایسے (بدبخت) کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔[1]

خود سرورِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیگر تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی ناموس کے تحفظ کے لئے فرمایا: مَنْ سَبَّ نَبِیًّا فَاقْتُلُوْہُ یعنی جو شخص کسی بھی نبی کو گالی دے اسے قتل کر دو۔[2] لہٰذا اس قسم کی شرعی سزاؤں کو فساد کا نام دینا کسی طرح بھی درست نہیں البتہ کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخی کو نظر انداز کر کے گستاخ کو معاف کر دینے سے فساد ضرور لازم آتا ہے کہ لوگ اس پر جری ہو جائیں گے شاید یہی وجہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منصبِ رسالت کی عظمت کو برقرار رکھنے کے لئے دین اور پیغمبرِ دین کا مذاق اڑانے والے بے باک لوگوں کو معاف نہیں فرمایا بلکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھیج کر معاشرے کے ان ناسوروں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا یا پھر صحابۂ کرام نے خود ہی غیرتِ ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے ایسے لوگوں کا قلع قمع کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان

1... مجموعۃ رسائل ابن عابدین، کتاب تنبیہ الولاۃ والحکام...، الجزء الاول، ص ۳۱۶

2... فردوس الاخبار، باب المیم، ۲/۲۸۵، حدیث: ۶۰۹۸

www.dawateislami.net

بدبختوں کا خون رائیگاں قرار دیا آیئے اس ضمن میں تین واقعات مُلاحظہ کیجئے۔

حجاز کے سوداگر کی عبرتناک موت

حضرت سَیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ابورافع نامی ایک یہودی شخص رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو سخت ایذا پہنچاتا تھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ ابو رافع حجاز میں واقع اپنے قلعہ میں موجود تھا کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے انصار کے کچھ جوانوں کو اس کے پاس بھیجا اور حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عتیک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کا امیر بنا دیا۔ جب یہ حضرات سورج ڈوبنے کے بعد اس کے محل کے قریب پہنچے تو حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عتیک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم یہاں بیٹھو، میں جاتا ہوں اور دربان سے مل ملا کر کوئی ترکیب بناتا ہوں شاید میں اندر جانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ آگے بڑھے اور دروازہ کے قریب پہنچ کر اپنے آپ کو کپڑے میں اس طرح چھپا لیا جیسے قضائے حاجت کر رہے ہوں۔ قلعہ والے اندر جا چکے تو دربان نے انہیں بھی آواز لگائی: اللہ کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو آجا کیونکہ میں دروازہ بند کر رہا ہوں۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عتیک فرماتے ہیں کہ میں اندر داخل ہو کر چھپ گیا۔ جب سب آچکے تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں کھونٹی پر لٹکا دیں۔ میں چابیوں کی طرف لپکا اور انہیں لے کر ایک دروازہ کھولا، وہ اپنے مکان کے بالائی حصے میں تھا اور اس کے پاس

www.dawateislami.net

کہانیاں سنائی جارہی تھیں جب کہانی سنانے والے جاچکے تو میں اوپر چڑھ گیا اور پھر جو بھی دروازہ کھولتا اسے اندر سے بند کر لیتا، میں نے (دل میں) کہا اگر ان لوگوں کو میری خبر ہو بھی جائے تب بھی وہ مجھ تک نہ پہنچ پائیں گے جب تک میں اسے قتل نہ کر دوں۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ ایک اندھیرے مکان میں اپنے بیوی بچوں کے درمیان تھا مگر مجھے اس بات کا کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ آخر وہ خود کس جگہ پر ہے۔ میں نے ابورافع کہہ کر آواز دی، اس نے جواب دیا کون ہے؟ میں آواز کی طرف لپکا اور تلوار کی ایک ضرب لگائی، میں ڈر رہا تھا کیونکہ وار خالی گیا اور وہ چلّایا، میں وہاں سے نکل گیا اور تھوڑی دیر رُک کر دوبارہ اندر گیا اور کہا: ابورافع! یہ کیسی آواز تھی؟ اس نے کہا کہ تیری ماں کی خرابی ہو، گھر میں کوئی شخص موجود ہے جس نے تھوڑی دیر پہلے مجھ پر تلوار چلائی تھی۔ یہ سنتے ہی میں نے ایک اور وار کیا جس نے اسے نیم جان کر دیا لیکن وہ مرا نہیں تھا، میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ میں گھونپ کر پیٹھ تک پہنچا دی۔ جب مجھے اس کے قتل کا یقین ہو چلا تو میں ایک ایک دروازہ کھولتا گیا اور سیڑھیوں تک پہنچ گیا میں نے یہ سمجھ کر قدم بڑھایا کہ میں زمین تک پہنچ چکا ہوں بس چاندنی رات میں نیچے گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی، میں اسے عمامہ سے باندھ کر وہاں سے نکل گیا، دروازے تک پہنچا تو یہ سوچ کر وہیں بیٹھ گیا کہ آج رات یہاں سے نکلوں گا نہیں جب تک یقین نہ ہو جائے کہ میں اسے مار چکا ہوں۔ جب مرغ نے اذان دی تو موت کی خبر دینے والے نے فصیل (قلعہ کی دیوار) پر چڑھ

www.dawateislami.net

کر آواز لگائی کہ میں اہل حجاز کے سوداگر ابو رافع کی موت کی خبر سناتا ہوں۔ جب یہ اعلان سُنا تو میں نے اپنے ساتھیوں کے پاس جاکر کہا کہ نجات مل گئی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابو رافع کو قتل کر دیا ہے۔ جب میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آکر سارا ماجرا بیان کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اس پر دَستِ مُبارک پھیر دیا جس کی برکت سے وہ پاؤں ایسا ٹھیک ہوا جیسے اس میں سِرے سے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔[1]

عاشقِ رسول کی غیرتِ ایمانی

حضرت سَیِّدُنا علی المُرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ: ایک یہودی عورت رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو گالیاں دیا کرتی تھی ایک عاشقِ رسول نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے ہلاک کر دیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے خون کو رائیگاں (ضائع) قرار دے دیا۔[2]

ناموسِ رسالت کا نابینا محافظ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ ایک نابینا شخص کی اُمِّ وَلَد لونڈی رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو مَعَاذَ اللہ

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب قتل ابی رافع ... الخ، ۳/ ۳۰، حدیث: ۴۰۳۹

2 ... ابو داود، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن سب النبی، ۴/ ۱۷۲، حدیث: ۴۳۶۲

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ گالیاں دیا کرتی اور بُرا بھلا کہا کرتی تھی وہ نابینا اسے منع کرتا مگر وہ باز نہ آتی وہ اسے جھڑ کتا تھا مگر وہ نہ رکتی، ایک رات جب اس عورت نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو گالیاں دینا شروع کیں تو اس نابینا نے بھالا (دھاری دار آلہ) لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کر دیا اور اتنی زور سے دبایا کہ وہ ہلاک ہو گئی۔ صبح رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا: جس شخص نے ایسا کیا ہے میں اسے قسم دیتا ہوں میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ بات سن کر وہ نابینا آدمی کھڑا ہو گیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا ڈگمگاتے قدموں سے آگے بڑھا حتی کہ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے جا کر بیٹھ گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللّٰہ! میں اس لونڈی کا مالک تھا وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو گالیاں دیتی اور بُرا بھلا کہا کرتی تھی میں اسے منع کیا کرتا مگر وہ نہ مانتی، میں اسے ڈانٹتا مگر وہ باز نہ آتی، اس کے بطن سے میرے موتیوں کی مانند دو بیٹے بھی ہیں اور وہ مجھ پر بہت مہربان تھی۔ مگر گزشتہ رات جب وہ آپ کو گالیاں دینے لگی تو میں نے بھالا لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کر دیا اور اتنی زور سے دبایا کہ اسے قتل کر دیا۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم سب گواہ ہو جاؤ کہ اس کا خون رائیگاں (ضائع) ہو گیا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... ابوداود، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن سب النبی، ۱۷۲/۴، حدیث: ۴۳۶۱

www.dawateislami.net

سزا دینے کا اختیار کس کو ہے؟

یادرکھئے! کہ شریعت کی مقرر کردہ سزاؤں کو نافذ کرنے کا اختیار ہر کس وناکس کو نہیں کیونکہ شرعی حدود اور سزاؤں کا مقصدِ عظیم لوگوں کو احکامات الٰہیہ کا پابند کرنا، جرائم کی روک تھام کرنا اور نظامِ عدل وانصاف کو منظّم سے منظّم تر بنانا ہے۔ اگر سزا دینے کا اختیار عوام کو دے دیا جائے تو جرائم ختم ہونے کے بجائے اور بڑھ جائیں گے، آپس میں ذاتی دشمنیاں پیدا ہو جائیں گی اور یوں معاملات سنگین سے سنگین تر ہوتے چلے جائیں گے لہٰذا دیگر شرعی سزاؤں کی طرح گستاخِ رسول کو سزا دینے کا اختیار بھی قاضیِ اسلام ہی کو ہے۔ لہٰذا کوئی شخص چاہے نمازی ہو، تہجد گزار ہو، یا کیسا ہی پرہیز گار ہو اگر اس نے واقعی سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی گستاخی کی تو اب وہ مرتد ہو گیا، اسلام سے خارج ہو گیا اور واجبُ القتل ہو گیا۔ قاضی کو چاہیے کہ اس کو قتل کر دے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے ملک پاکستان میں بھی گستاخِ رسول کے لئے (مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ C–295 کے تحت) یہی شرعی قانون ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے لہٰذا اگر کوئی گستاخِ رسول پکڑا جائے تو ہم سب کی ذمّہ داری بنتی ہے کہ ہم اس کو قانون کے حوالے کریں، اور قانون کو چاہیے کہ اس گستاخِ رسول کو کیفرِ کردار تک پہنچائے، البتہ اگر کوئی شخص محبّتِ رسول میں ڈوب کر اور عشقِ رسول سے مغلوب ہو کر قانون اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور کسی گستاخِ رسول کو کیفرِ کردار تک پہنچا دیتا ہے تو اس کے لئے شریعتِ اسلامیہ میں اس

www.dawateislami.net

طرح کی سزائیں نہیں جو عام آدمی کے قاتل کے لئے ہوتی ہیں کیونکہ اس نے مسلمان کو نہیں گستاخِ رسول کو مارا ہے، البتہ اُسے چاہئے تھا کہ اپنے ہاتھ میں قانون نہ لیتا بلکہ قانون نافذ کرنے والوں کے ذریعے اس کو سزا دلوائی جاتی کیونکہ اپنے ہاتھ میں قانون لینے سے بارہا مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں جسے ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے۔

اِس موقع پر ایک عاشِقِ رسول کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہونا لازمی بات ہے کہ قانون ہاتھ میں نہ لیں تو کیا کریں، اُس نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی گستاخی کرکے ہمارے جذبات کو مجروح کیا ہے۔اِس کے بارے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کے صفحہ 199 پر بیان کردہ ایک سوال اور اس کا جواب ہماری شرعی رہنمائی کے لئے کافی ہے آیئے مُلاحظہ کیجئے۔

گستاخ کے ساتھ کیا سُلوک ہونا چاہئے؟

سُوال: گستاخِ رسول کے ساتھ مسلمانوں کو کیا سُلوک کرنا چاہئے؟

جواب: اِس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں کئے گئے سوال جواب کا خُلاصہ عرض کرتا ہوں:۔ سُوال: ایک مُقرِّر نے جلسے میں کہا: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے خیال فرمایا کہ میرے دانت ایسے روشن ہیں کہ آج تک کسی کے ایسے نہ ہوئے۔ (مَعَاذَ

www.dawateislami.net

اللہ) اِس تکبُّر کی بِنا پر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا دندانِ اقدس جنگِ اُحد میں شہید ہو گیا تھا۔ الجواب: اُس نے حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے بارے میں مَعَاذَ اللّٰہ تکبُّر کا لفظ کہا، یہ صریح کفر ہے۔ اُس کا ایمان جاتا رہا، اُس کی عورت اُس کے نِکاح سے نکل گئی۔ اُس نے جیسے مجمع میں یہ جُملہ کہا اِسی قسم کے مَجمع میں توبہ کرے اور اِسلام لائے۔ اگر نئے سرے سے اسلام نہ لائے تو مسلمانوں کو اُس سے سلام و کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کی شادی غمی میں شریک ہونا حرام، بیمار پڑے، تو اُسے پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اُس کے جنازے پر جانا حرام، اُسے غسل و کفن دینا حرام، اس کے جنازے کی نَماز حرام، اسے مسلمانوں کے قبرِستان میں دَفن کرنا حرام، اُسے مرنے کے بعد کوئی ثواب پہنچانا حرام، بلکہ اس کے کُفر پر مُطَّلع ہو کر جو اسے مسلمان سمجھتا ہے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا مُعاملہ کرے، بلکہ اُس کے کفر میں شک بھی کرے تو وہ خود بھی کافر ہو جائے گا۔ اور جن لوگوں نے اس جُملے کو سن کر پسند کیا، تو وہ سب پسند کرنے والے بھی اس کی مِثل کافِر ہو گئے اور ان کی عورَتیں بھی ان کے نِکاح سے نکل گئیں۔ (1)

اس کے بعد شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مزید فرماتے ہیں: یاد رکھئے! گستاخوں کے ساتھ اس قسم کا رَوِیّہ (رَوِی۔یہ) اختیار کرنے کا حکم، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی تعلیمات سے حاصِل ہوتا ہے۔

1... فتاوٰی رضویہ، ۱۴/ ۶۴۶-۶۴۷

www.dawateislami.net

جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے: میرے صحابہ کو گالی مت دو، کیونکہ آخرِ زمانے میں ایک قوم آئے گی، جو میرے صحابہ کو گالی دے گی، پس اگر وہ (گالیاں دینے والے) بیمار ہو جائیں تو ان کی عِیادت نہ کرنا، اگر مر جائیں تو ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا، ان سے ایک دوسرے کا نِکاح نہ کرنا، نہ انہیں وِراثت میں سے حصّہ دینا، نہ انہیں سلام کرنا اور نہ ہی ان کے لئے رَحمت کی دُعا کرنا۔ (1) جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کو گالی دینے والے کے بارے میں یہ حکم فرمایا گیا تو شاہِ خیر الانام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ عالی میں گستاخی کرنے والے کا معاملہ کس قدر اَشَد ہو گا؟

گستاخانِ رسول ایک بار پھر متحرک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گستاخی کا یہ بدترین فعل جو آج سے سینکڑوں برس پہلے کفار نے اپنایا آج ایک بار پھر نئے انداز اور نئے طریقوں سے شروع ہو چکا ہے۔ اُس وقت بھی کفار جب مسلمانوں کے دلوں سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اور دینِ اسلام کی محبت مٹانے میں ناکام ہو گئے تو گالی گلوچ اور گستاخیوں جیسی گھٹیا حرکتوں پر اتر آئے اور اِس دور میں بھی مغربی ممالک کے اندر اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت دیکھ کر دشمنانِ اسلام اور گستاخانِ رسول ایک بار پھر متحرک ہو گئے ہیں کبھی قرآن کی بے حرمتی کرتے ہیں تو کبھی محبوبِ رحمن، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ عالیہ کے توہین آمیز خاکے بنا کر دنیا کے

1 ... تاریخ بغداد، ۱۳۹/۸

www.dawateislami.net

ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمانوں کی دل آزاری کرتے اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتے ہیں۔ یقیناً جب رحمتِ کونین، رسولِ ثقلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کی جائے گی تو ایک مسلمان اپنے جذبات پر کیسے قابو رکھ سکے گا...؟ کیا اس کا دل خون کے آنسو نہ روئے گا...؟ کیا اس کی زبان پر اس گھٹیا حرکت کی مذمت جاری نہ ہوگی...؟ ظاہر ہے ہوگی اور ضرور ہوگی بلکہ ہر مسلمان کا دل اور زبان چیخ چیخ کر یہ اعلان کرتے ہونگے:

بتلادو گستاخِ نبی کو غیرتِ مسلم زندہ ہے
دین پہ مرمٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

یاد رکھئے! ایک مسلمان کے دل میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی محبت ہمہ وقت موجزن رہتی ہے اور رہنی بھی چاہئے کیونکہ یہی تو اس کی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ اور اس کے ایمانِ کامل کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوجاؤں۔(1)

یہی وجہ ہے کہ جب جب گستاخانِ رسول کی طرف سے ناموسِ رسالت پر کوئی آنچ آئی تو اُس کے نتیجے میں بالعموم دنیا بھر کے اور بالخصوص پاکستان کے عاشقانِ رسول مُسلمان اپنے اپنے انداز سے اس گستاخانہ حرکت کا سدِّباب کرنے اور اس سے پہنچنے

1...بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵

www.dawateislami.net

والی تکلیف اور درد کا اظہار کرنے کے لئے سراپا احتجاج بن گئے گویا زبانِ حال سے یہ اعلان کرنے لگے:

ہم نے ہر دور میں تقدیسِ رسالت کیلئے وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
توڑ کر سلسلۂ رسمِ سیاست کا فسوں صرف اک نام محمد سے محبت کی ہے

گستاخِ رسول کا عملی بائیکاٹ کیجئے

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ محبتِ رسول کا تقاضا ہے کہ اُن گستاخوں سے شدید نفرت کے علاوہ اُن کا بائیکاٹ بھی کیا جائے اور یقیناً دنیا بھر کے مسلمان مختلف طریقوں سے دشمنانِ اسلام کا بائیکاٹ کرتے بھی ہیں لیکن سنجیدگی سے غور کریں کہ کیا یہ بات سب سے بہتر نہیں کہ گستاخانِ رسول کا بائیکاٹ عملی طور پر کیا جائے اور وہ بھی اس طرح کہ **اوّل** تو ہم گستاخوں کے ساتھ وہی سلوک کریں جو اعلیٰ حضرت کے بیان کردہ جواب سے مُستفاد ہے کہ نہ ان سے سلام و کلام کریں، نہ ان کے پاس بیٹھیں، اور نہ ہی ان کی شادی غمی میں شریک ہوں بلکہ بیماری کی حالت میں عیادت بھی نہ کریں حتی کہ مر جائے تو نہ اُسے غسل دیں اور نہ ہی اُس کے جنازے میں شریک ہوں غرض ان بدبختوں کے ساتھ مُسلمانوں کا سا کوئی بھی معاملہ نہ کریں **دوم** یہ کہ ہم اپنے آپ کو نماز، روزے، اور اُن تمام چیزوں کا پابند بنائیں جن کا شریعت نے ہمیں حکم دیا ہے۔ نماز کے بارے میں تو رحمتِ عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مبارک ہے: **جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ**[1] میری آنکھوں کی

1...نسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ص ٦٤٤، حدیث: ٣٩٤٦

www.dawateislami.net

ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ بھلا وہ کون سا عاشق ہو گا جو اپنے محبوب کی آنکھوں کو راحت اور ٹھنڈک نہ پہنچانا چاہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نماز کی پابندی کریں نیز اپنی زندگی میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کے سانچے میں ڈھال کر کفّار کا حقیقی اور عملی بائیکاٹ کریں، انہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کی تو ہم ان کے طرزِ زندگی کا بائیکاٹ کریں، انہوں نے ہمارے جذبات مجروح کئے تو ہم داڑھی، عمامہ اور سنّت کے مطابق لباس اپنا کر ان کے چہروں اور ملبوسات کا بائیکاٹ کریں۔

سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی منڈاتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی یہ بڑی افسوس ناک بات ہے کہ ہم زبان سے تو حُرمتِ رسول پر مر مٹنے کے دعوے کرتے ہیں لیکن ہمارا چہرہ اور لباس پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمنوں جیسا ہے۔ یہ کیسی محبت ہے؟ یہ کیسا عشق ہے؟ عشق و محبت کے وہ جذبات جو ہم اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں آخر انہیں عملی جامہ کیوں نہیں پہناتے؟ محبّتِ رسول ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم اُن گستاخانِ رسول اور دُشمنانِ اسلام کے چہروں کی مخالفت کریں بلکہ خود تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے واضح طور پر ارشاد فرمایا: خَالِفُوْا الْمُشْرِکِیْنَ وَفِّرُوْا اللِّحٰی وَاَحْفُوْا الشَّوَارِبَ یعنی مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں خوب پست کرو۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: اَحْفُوْا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوْ

1 ... بخاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ۴/ ۷۵، حدیث: ۵۸۹۲

www.dawateislami.net

اللِّحٰی وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ یعنی مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، یہودیوں جیسی صورت نہ بناؤ۔[1] اگر ہم ان فرامینِ مصطفٰے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے غور کریں اور ان کی کسوٹی پر اپنے عشق کا موازنہ کریں تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا اور ہمارے عشق کا معیار بالکل آشکار ہو جائے گا کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم تو ہمیں مشرکوں کی مخالفت کرنے کا حکم دیں اور یہودیوں جیسی صورت بنانے سے منع فرمائیں اور ہم ہیں کہ اُن کی پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف کو مونڈ کر نالیوں میں بہائیں اور اس فعلِ قبیح پر ذرا بھی نہ شرمائیں پھر اس کے باوجود اُن سے عشق و محبت کے نعرے بھی لگائیں، کیا واقعی عشق اسی کا نام ہے۔۔۔؟ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی اسی کُڑھن کا اظہار کرتے ہوئے دل پر چوٹ کرنے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں:

سنّت کی طرف لوگو تم کیوں نہیں آجاتے ۔۔۔ کیوں سرد گناہوں کا بازار نہیں ہوتا

سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی منڈاتا ہے ۔۔۔ کیوں عشق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص ۲۳۴)

گستاخانِ رسول کی تہذیب کا بائیکاٹ

اس وقت اُمّتِ مسلمہ کو سب سے زیادہ جس چیز کا بائیکاٹ کرنے کی ضرورت ہے وہ گستاخانِ رسول کی تہذیب (Culture) ہے جو اپنے ساتھ انتہائی مہلک اثرات لئے اس قوم پر نہایت تیزی کے ساتھ چھا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج عشق و محبت

1...شرح معانی الآثار، کتاب الکراهیة، باب حلق الشارب، ۲۳۰/۴، حدیث: ۶۵۶۲

www.dawateislami.net

کے دعوے کرنے والوں کا طرزِ زندگی اسلام کے دشمنوں جیسا نظر آتا ہے۔ رہن سہن، کھانے پینے کا انداز، شادی بیاہ کی تقریبات اور دیگر طرح طرح کے رسم ورواج انہی لوگوں جیسے ہیں۔ الغرض آہستہ آہستہ ہمارے معاشرے میں اُنہی کی تہذیب پروان چڑھ رہی ہے۔ اس نئی تہذیب کا ظاہر کتنا ہی بھلا ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ اس نے جس قدر اخلاقی تباہی اور معاشرتی بگاڑ پیدا کیا ہے وہ اس تہذیب کے سیاہ اور مکروہ چہرے کو بے نقاب کرنے کے لئے کافی ہے۔

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی ۔۔۔ یہ صنّاعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

یاد رکھیں کہ جو کسی قوم کی نقالی کرے گا وہ انہیں میں سے شمار ہوگا۔ دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مبارک ہے: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو شخص جس قوم سے مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔ [1] اس حدیثِ مبارکہ میں انگریزی فیشن کے متوالوں کے لئے درسِ عبرت ہے، جنہیں اُن گستاخانِ رسول کے فیشن تو یاد آتے ہیں لیکن اُن کی گستاخیاں یاد نہیں آتیں۔ اُن کے تہوار منانے تو یاد آتے ہیں لیکن اُن کی اسلام سے نفرت یاد نہیں آتی۔ اگر واقعی ہم محبتِ رسول کا دعویٰ کرنے میں سچے ہیں تو پھر آیئے میدانِ عمل میں اُتر کر گستاخوں کی تہذیب کا بائیکاٹ کیجئے اور یہ عزمِ مُصَمَّم کرلیجئے کہ ہم کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے اور اوڑھنے پہننے میں نیز خوشی وغمی کی تمام

---

1 ... ابو داود، کتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، ۴/۶۲، حدیث: ۴۰۳۱

www.dawateislami.net

تقریبات بلکہ زندگی کے ہر ہر شعبے میں صرف اور صرف وہی طور طریقے اختیار کریں گے جو ہمارے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں سے ثابت ہیں نیز جو تہذیب ہمیں ان سے دور کرے ہم اسے ٹھوکر مارتے ہیں اور جو چیز نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو پسند نہیں ہم اسے کوڑے کے ڈھیر پر پھینکتے ہیں۔ آیئے گستاخانِ رسول کو منہ توڑ عملی جواب دینے کے لئے سنت کے مطابق سفید لباس، زلفیں، مسواک، عمامہ شریف کا تاج اور دیگر سنتیں اپنا لیجئے تاکہ رسولِ اکرم، شہنشاہِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے ہماری بے پناہ محبت دیکھ کر کبھی بھی کوئی بدبخت گستاخی کی جسارت نہ کرسکے۔

عزّت کا تاج

یاد رکھئے! عمامہ شریف میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتِ مبارکہ ہے اور عاشقانِ رسول کے نزدیک اتباعِ سنّت سے بڑھ کر بھلا کیا چیز عزیز ہوسکتی ہے؟ محبوب کی سنتوں پر دل وجان سے عمل کرنا بھی تو محبت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور پھر کس قدر خوشی کی بات ہے کہ رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے سنت سے محبت رکھنے والوں کے لئے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1] لہٰذا اگر گستاخانِ رسول کا عملی بائیکاٹ

1... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب... الخ، ١/ ٥٥، حدیث: ١٧٥

www.dawateislami.net

کرنا ہے تو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّت عمامہ شریف کو اپنا لیجئے یہ نہ صرف آپ کے عشق و محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے بلکہ اس کے بے شمار فضائل بھی ہیں۔ آیئے ترغیب کے لئے عمامہ شریف کے 8 فضائل ملاحظہ کیجئے۔

عمامہ شریف کے آٹھ فضائل

1. تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عمامہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (1)
2. عمامہ شریف مسلمانوں کا وقار اور عرب کی عزت ہے تو جب عرب عمامہ اتار دینگے اپنی عزت اتار دینگے۔ (2)
3. عمامہ باندھو تمہاری بُرُدباری (قوتِ برداشت) میں اضافہ ہوگا اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔ (3)
4. ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔ (4)
5. عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر (۷۰) رکعتوں سے افضل ہیں۔ (5)

1... کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب آداب التعمم، ۱۵/ ۲۰۵، حدیث: ۴۱۹۰۶

2... فردوس الاخبار، باب العین، ۲/۹۱، حدیث: ۴۱۱۱

3... شعب الایمان، باب فی الملابس، فصل فی العمائم، ۵/ ۱۷۵، حدیث: ۶۲۶۰

4... کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، فرع فی العمائم، ۱۵/ ۱۳۲، حدیث: ۴۱۱۲۶

5... فردوس الاخبار، باب الراء، فصل رکعتان، ۱/ ۴۱۰، حدیث: ۳۰۵۴

www.dawateislami.net

6. عمامہ کے ساتھ باجماعت نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔[1]
7. بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں جمعہ کے دن عمامہ والوں پر۔[2]
8. عمامہ کیساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر (۷۰) جُمعُوں کے برابر ہے۔[3]

اولاد کو سکھاؤ محبت حضور کی

اپنے آپ کو سنتوں کا پیکر بنانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو عشقِ رسول کا درس دیں، اس کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں پر عمل کرکے اپنے گھر میں مدنی ماحول قائم کریں تاکہ ہماری اولاد کی پرورش سنّتوں بھرے ماحول میں ہو۔ کیونکہ یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ایک طرف تو ہم حُرمتِ رسول پہ کٹ مرنے کے دعوے کرتے ہیں اور گستاخانِ رسول کی گستاخیوں پر ہمارا خون کھولتا ہے لیکن دوسری طرف ہمارے بچے انہیں گستاخوں کی بنائی ہوئی فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں بلکہ جن گانوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان میں گستاخی کی جاتی اور کفریہ کلمات بکے جاتے ہیں ہماری اولاد انہی گانوں پر ناچتی اور ڈانس کرتی نظر آتی ہے۔ نجانے اُس وقت ہماری غیرتِ ایمانی کہاں چلی جاتی ہے جب ہماری اولاد سُنّتوں بھرا مدنی لباس چھوڑ کر دشمنانِ اسلام کا لباس پہنتی ہے، آخر اُس وقت ہمیں اُن کی گستاخیاں کیوں

1...فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲/۳۱، حدیث: ۳۶۲۱

2...کنز العمال، کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ الجمعۃ...الخ، ۷/۳۰۲، حدیث: ۲۱۱۶۲

3...فردوس الاخبار، باب الجیم، ۱/۳۲۸، حدیث: ۲۳۹۳

www.dawateislami.net

نہیں یاد آتیں ؟یاد رکھئے ! ہمارا یہ طرزِ عمل نئی نسل پر نہایت بری طرح اثر انداز ہو رہا ہے بلکہ یوں سمجھئے کہ لاشعوری طور پر ہم ایک ایسی نسل تیار کر رہے ہیں جو برائے نام مسلمان ہو گی جن کے دلوں میں عشقِ رسول کا وہ جذبہ مفقود ہو گا جو آج ہم اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں بد قسمتی سے اس کے اثرات ابھی سے ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ غور کیجئے کہ دشمن کیسی چالیں چل رہا ہے لیکن ہم ہیں کہ غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ اب ہمیں بیدار ہونا پڑے گا اور اُن گستاخانِ رسول کو ایسا جواب دینا ہو گا کہ وہ ہمیشہ یاد رکھیں۔ ایک دو دن کے لئے نہیں بلکہ زندگی بھر کیلئے اسلام کے دشمنوں کو لاجواب کر دیجئے۔ آیئے اس بات کا عہد کریں کہ اب ہم اپنے گھر کو گستاخانِ رسول کی تہذیب کا گہوارہ نہیں بننے دیں گے ... نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور دیگر شرعی احکامات کی پاسداری کریں گے ... ہم اپنے گھر میں سنتوں بھرا مدنی ماحول قائم کریں گے ... ہمارے گھر سے فلموں ڈراموں کے بجائے حمد و نعت اور منقبت کی آوازیں آئیں گی ... ہم اپنی اولاد کو مَحَبَّتِ رسول کا ایسا درس دیں گے جسے مرتے دم تک نہ بھلایا جاسکے ... اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مَن عاشق اور تن گستاخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گذشتہ اَدْوار میں مسلمانوں کی عملی پختگی، احکامِ اسلام کی بجا آوری اور جذبۂ عشقِ رسول کی پاسداری کے سبب کفّار توہینِ رسالت کے ارتکاب سے ڈرتے تھے وہ جانتے تھے کہ مسلمان جاگ رہے ہیں اس لئے ایسی حرکتیں کم ہی

www.dawateislami.net

کرتے تھے لیکن اب تو باقاعدہ گستاخیوں کا ایک سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور کفار جفاکار اس قسم کی حرکتوں پر جری ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اس کی مختلف وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ مسلمان عملی طور پر نہایت ہی کمزور ہو چکے ہیں۔ ہماری اسی بے عملی اور بے حسی کو دیکھ کر کفار بے باک ہوگئے کہ جس مسلمان کو اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اتنی محبت نہ رہی کہ وہ ان کی سُنَّتوں کو اپنائے بلکہ اس کی حالت تو یہ ہے کہ اسے کسی غیر مسلم کے ساتھ کھڑا کردو تو دونوں میں کوئی فرق نظر نہ آئے ایسے بے حِس مسلمان پر اس کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گستاخی کا کیا اثر ہوگا؟ یہ تو غفلت کی چادر تانے سو رہا ہے تھوڑی دیر کے لئے جاگے گا اور پھر سو جائے گا۔ صرف اس کی زبان محبتِ رسول کے نعرے لگاتی ہے بقیہ پورا وجود گستاخِ رسول سے محبّت کے نعرے لگا رہا ہے۔ واقعی اس وقت اُمّتِ مُسلِمہ کی اکثریّت غفلت کی نیند سو رہی ہے جس کا فائدہ اٹھا کر دشمنانِ اسلام سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ہرزہ سرائی (بکواس) کرتے ہیں ایسے حالات میں اُمتِ مسلمہ کا اس غفلت کی نیند سے بیدار ہونا ناگُزیر ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

www.dawateislami.net

سونا پاس ہے سُونا بَن[1] ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

حدائقِ بخشش، ص ۱۸۵

آیئے! زندگی بھر کیلئے عشقِ رسول کا مجسّم پیکر بننے، گستاخِ رسول کا زبردست عملی بائیکاٹ کرنے اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے تحت دنیا بھر کے لوگوں کو محبتِ رسول کا درس دینے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کی برکت سے ہزارہا غیر مسلم کلمہ طیّبہ پڑھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئے اور رسولِ اکرم، شہنشاہِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے سچے غلام بن گئے۔ آیئے اس ضمن میں ایک نوجوان کے اسلام قبول کرنے کی مدنی بہار ملاحظہ کیجئے۔

غیر مسلم کا قبولِ اسلام

دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ۱۵ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۲۸ھ بمطابق 27 ستمبر 2007ء باب المدینہ (کراچی) سے ہند (بھارت) روانہ ہوا۔ مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول ہند کے مختلف شہروں (جے پور، دہلی، بمبئی اور حیدر آباد دکن وغیرہ) میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے بعد واپس مرکز الاولیاء (لاہور، پاکستان) کی جانب محوِ سفر تھے کہ اٹاری

1... سُنسان جنگل

www.dawateislami.net

بارڈر پر مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول کی ملاقات ایک تعلیم یافتہ غیر مسلم نوجوان سے ہو گئی۔ مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول نے جب اسے اپنی جانب متوجہ پایا تو پُر تپاک انداز میں ملاقات کی اور اَحسن انداز میں اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے اسلامی زندگی کے روشن پہلوؤں سے روشناس کروایا۔ اس غیر مسلم نوجوان کی گفتگو سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اسلامی تعلیمات سے متأثر ہے۔ اس نوجوان کی لگن اور میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّتوں کو غور سے سننے کے انداز نے مدنی قافلے والوں کو طویل گفتگو پر مجبور کر دیا۔ انفرادی کوشش کا یہ سلسلہ کم و بیش تین گھنٹے تک جاری رہا، جس نے اس نوجوان پر اسلام کی حقانیت آفتابِ نیم روز (دوپہر کے سورج) کی طرح ظاہر کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش رنگ لائی اور وہ نوجوان مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول کے کردار اور میٹھی گفتار سے متأثر ہو کر اسلام کی حقانیت کا قائل اور قبولِ اسلام کی طرف مائل ہو گیا۔ اسلامی بھائیوں نے اُسے ہاتھوں ہاتھ کلمہ طیبہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا کر حلقہ بگوشِ اسلام کر لیا۔ اس نو مسلم کا اسلامی نام "احمد رضا" رکھا گیا۔ شرکائے مدنی قافلہ نے اس نو مسلم اسلامی بھائی کو قبولِ اسلام پر مبارک باد دی اور بطورِ تحفہ کتب و رسائل دے کر دعائے اِستقامت سے نوازا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سچی محبت اور حُرمتِ رسول کے دفاع کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

***	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	***
نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعہ
1	ترجمہ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ
2	تفسیر ابن کثیر	عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی متوفی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
3	خزائن العرفان	صدر الافاضل سیّد نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
4	نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی کراچی
5	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
6	سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
7	المسند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
8	شرح معانی الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
9	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
10	شعب الإیمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
11	تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
12	فردوس الاخبار	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
13	مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
14	کنز العمال	علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
15	السیرۃ النبویۃ لابن ہشام	ابو محمد عبد الملک بن ہشام متوفی ۲۱۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
16	دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
17	دلائل النبوۃ	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت
18	الطبقات الکبریٰ	محمد بن سعد بن منیع ہاشمی متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
19	شرح الزرقانی علی المواہب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
20	رسائل ابن عابدین	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ	سہیل اکیڈمی لاہور ۱۴۱۱ھ

www.dawateislami.net

21	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
22	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
23	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	حجاز کے سوداگر کی عبرتناک موت	31
ابولہب کی گستاخی	1	عاشقِ رسول کی غیرتِ ایمانی	33
ابولہب کون تھا	4	ناموسِ رسالت کا نابینا محافظ	33
ابولہب کا عبرت ناک انجام	6	سزا دینے کا اختیار کس کو ہے؟	35
ابولہب کی بیوی کا انجام	7	گستاخ کے ساتھ کیا سُلوک ہونا چاہئے	36
نامۂ مبارک بنام شاہِ فارس کسریٰ	9	گستاخانِ رسول ایک بار پھر متحرک	38
محبوبِ خدا کو تکلیف دینے والے پر لعنت	14	گستاخِ رسول کا عملی بائیکاٹ کیجئے	40
عتیبہ کو شیر نے پھاڑ ڈالا	15	سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی منڈاتا ہے	41
استہزا کرنے والوں کا انجام	16	گستاخانِ رسول کی تہذیب کا بائیکاٹ	42
عامر بن طفیل کا واقعہ	19	عِزّت کا تاج	44
کیا گستاخ کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے؟	22	عمامہ شریف کے آٹھ فضائل	45
اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر انتقام	23	اولاد کو سکھاؤ محبت حضور کی	46
کیا شرعی حدود انسانیت پر ظلم ہیں	24	مَن عاشق اور تَن گستاخ	47
معاشرتی امن سے مُتَعَلِّق 4 فرامین	25	غیر مسلم کا قبولِ اسلام	49
انسانیت کے حقیقی دُشمن	26	ماخذ و مراجع	51
فقہا کی نظر میں گستاخ کا حکم	28		

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-477-6
0125191
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net